

مُکَلَّم

رضوی و جبروی

اس کتابچہ میں مشہور شیعہ مبلغ مولوی ابوبکر گوجر
و حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان کے
درمیان ایمان صحابہ و عدالت صحابہ کے عنوان پر دو سب
مباحثہ کی روداد درج ہے۔ اور ان تمام آیات قرآنیہ کا
صحیح مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ جنہیں گوجروی جی نے صحابہ
کے خلاف پیش کیا تھا۔

ناشر

مکتبہ رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منظر اولین

عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ

دسمبر ۱۹۵۶ء میں "رضوان" کا صحابہ نمبر شائع ہوا تھا۔ اس نمبر میں آیات
استداتیہ ائمہ مذہب شیعہ کی معتبر مذہبی کتب کے حوالوں کی روشنی میں صحابہ کرام
کے فضائل و مناقب اور ان کے کمال الایمان، مخلص مسلمان ہونے پر زبردست
دلائل دیئے گئے تھے۔ جب یہ نمبر شائع ہوا تو ذیل کے شیعیت میں زلزلہ
گیارہ اور شیعہ دارالتبلیغ کو جوہر کے صدر مولوی اسماعیل گوجروی نے صحابہ نمبر پر
تبصرہ شروع کر دیا۔ اور حضرت مدیر اعلیٰ رضوان کو جواب کے لئے لکھا کہ چنانچہ
حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مدیر اعلیٰ رضوان نے مولوی اسماعیل گوجروی کے ایک
ایک اعتراض کا دندان شکن جواب دیا۔ ذیل کا کتابچہ اسی مکالمہ کی رونما
ہے۔ جو ادارہ رضوان قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اس کی جاتی ہے
کہ قارئین محترم تعصب سے علیحدہ ہو کر اس کو پڑھیں گے۔ اور اگر حق نظر
آئے تو اس کو قبول فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(ادارہ رضوان)

(۱) مکالمہ رضوی و گوجروی (۲) بیعت رضوان (۳) اسرار مذہب شیعہ
ضروری نوٹ: کتابچوں میں جن شیعہ اخبارات کے مضمون ہیں وہ تمام اخبارات
دفتر رضوان میں موجود ہیں۔ رہنما کار لاہور، صداقت گوجرہ
اہل جبارت اگر کوئی صاحب دیکھنا چاہیں تو دفتر میں تشریف
لا کر دیکھ سکتے ہیں۔

تہذیب

کلب رضا ہے خنجر نو بخوار برق بار
اعدار سے کھدو خیر منائیں نہ شر کریں
یادش بخیر اخبار صداقت "گوجرہ کے سر پرست اور مذہب تنبیہ
کے نوزائیدہ مبلغ مولوی اسماعیل گوجروی نے "رعنوان صحابہ ہنبر" پر عام فرسائی کا
سلسلہ شروع کیا ہے۔ اور یہیں لکھا ہے کہ ہم جواب میں قسم اٹھائیں۔ اس
بات کی تو بہت غوثی ہے کہ اگر فریقین منانیت و تہذیب، الفاضل و دیانت کے
ساتھ کسی مسئلہ پر بحث کریں تو عوام کو حق و باطل میں فرق کرنے کا ایک نفیس موقع
مل جائے گا۔ لیکن انوکھ اس کا ہے کہ جب ہمارا اشراف قلم میدان میں
آجاتا ہے تو پھر حضرات شیعہ حکومت اور پریس براہِ منج سے زیادہ کرنا شروع
کر دیتے ہیں۔

شیعہ اخبار و جرائد کی یہ روش بڑی عجیب و غریب ہے کہ خود بحث
شروع کرتے ہیں۔ خود ہی دعوت مناظرہ دیتے ہیں اور اپنے اخبار و رسائل میں
دل آزار مضامین شائع کرتے ہیں اور جب کوئی ایسی جریدہ اس کا لاش لیتا ہے تو
پھر حکمہ پر لیں براہِ منج سے بدوائی لگ جاتے ہیں چنانچہ:
رعنوان صحابہ ہنبر کے متعلق شیعہ برائے کافی شور مچایا رضا کار لاہور
نے تو یہاں تک لکھا:

یہ سب فرمانرواؤں کی نرم پالیسی کا نتیجہ ہے کہ رعنوان کو تمام حدود
و قیود سے بے نیاز ہو کر یہم اور مسلسل فتنہ آرائی کے مواقع حاصل ہوتے رہتے
ہیں۔"

(رضا کار ص ۱۶ دسمبر)

اب ان سے کوئی پوچھے کہ آپ صحابہ گرام کو گایاں دیں۔ تہذیب
حتیٰ کہ صحابہ کو احترام کی نظر سے دیکھنے والوں کو عقل کا اندھا کوہیں اور یہ ولا ڈار

اشتعال انگیز کلمات لکھیں کہ

”قرآن کی بے شمار آیات اور مضمون کی بے شمار
احادیث کے ہوتے ہوئے کون عقل کا اندھا
ہے جو صی: کو واجب الاستزائم اور قابل تقلید
مان کر اپنی عاقبت کو خراب کرنا کرے۔ جن
کا دنیا پرست نفس پرورد بلا استحقاق صاحب
فضیلت بنے پھر ناقراں و حدیث سے ظاہر
ہے“ (اخبار صداقت گوجرہ ۵۰ جمادی ۱۳۵۷ ص ۱)

تو آپ کے ان کلمات خبیثہ سے نہ کسی کی دلآزاری ہو اور نہ اشتعال
پھیلے لیکن رضوان کے صحابہ نمبر سے پوری دنیا کے شیعیات کے دل مجروح ہو
جائیں اور رضا کار، استہ: در نجف و غیرہ شیعہ جرائد و عنوان کے غلام محکمہ
پریس برائے سے تا دی کارروائی کرنے کی استدعا کریں۔ آخر یہ کیا دیانت ہے۔

مجلس اول

۱۔ ہر حال : گویا صاحب نے قیید میں چند باتیں بڑی موسیٰ کی لکھی
نہیں۔ لکھتے ہیں !

۲۔ رمضان صحابہ ہمزہ نظر سے گزرا۔ اسباب نے بھی اس کی طرف توجہ دینی
معاصر رضا کار نے بھی اس کے بے جا اعتراضات کی فہرست شائع کی اور اس کے
پسے بھی برائے فروخت گوجرہ میں بریلوی پادری لائی۔

اخبار صداقت ص ۵۵ جنوری ۵۴ء

تو کیا جناب کو اس پر بھی اعتراض ہے کہ گوجرہ میں صحابہ ہمزہ
رضوان کی اشاعت کیوں ہوئی؟ اگر یہ بات بھی آپ کے نزدیک
قابل اعتراض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جم جو دین اور مذہب رکھتے ہیں ہمیں
اس کی تبلیغ و اشاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ بلخواستنی و لو آیت، حضور کا
ارشاد ہے۔ اور بَلِّغْ مَا انزل..... المیزان کا فرمان ہے۔ اس لئے
ہم اپنے مذہبی لڑیچہ کی اشاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ہاں دین کو چھپانے
اور دین کے ماخذ اصلی کو غار میں ساٹھنے کے چھپ جانے کا عقیدہ نہیں ہے۔
اب یہ تو ایسا اپنا مذہب ہے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ دین کی تبلیغ کی جائے اور
آپ کا مسلک و عقیدہ یہ ہے جو اصول کافی ص ۲۸۵ پر مسطور ہے۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ : اے شیعو! تم ایسے

دین پر ہو کہ جو شخص اس دین کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت سے لگا
مور جو اس دین کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

چھانڈ کے حق کو تو عزت دے گی
جو ظاہر کرو گے تو ذلت دے گی
کبھی امر حق کو زبان پر نہ لانا
جو حق پوچھے کوئی تو نا حق بتانا

لہذا جناب کا یہ شکوہ کرنا کہ گوجر میں رضوان کی اشاعت کیوں نہیں
پسکوہے جاتے۔

گوجروی صاحب کہتے ہیں

”خیال تھا کہ نامعلوم کیسے حقائق و دقائق کے دریا بہائے ہوں گے۔
..... مگر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہی پرانا آمونختہ بلا تحقیق دے دیا گیا ہے“

(مداقت صفحہ ۵ جنوری ۵۷)

اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ صحابہ گھر کی اشاعت سے پوری
رضوان : دینائے خلیعت میں زلزلہ آگیا ہے شیشی اخبار و رسا کی
حکم پر پریس برائی سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ رضوان کو ضبط کر لیا جائے اور اس
کے ایڈیٹر کو بھانسی دے دی جائے کیونکہ صحابہ گھر میں وہی پرانا آمونختہ بلا تحقیق
دے دیا گیا تھا۔

”ارباب رضوان کی پرانی عادت ہے کہ دوسرے پر کیچڑ اچھا
گوجروی : تو جانتے ہیں مگر طہارت خود کرنے کا طریقہ یاد نہیں یا سلیقہ نہیں“

(مداقت تاریخ مذکور)

اس کے جواب میں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نوجوانان
رضوان : شیعہ اپنے مبلغ کے یہ مہذب جھیلے اپنی نوٹ بک میں لکھ
لیں تاکہ جب کبھی کوئی صاحب شیعہ مبلغین کی سوانح لکھنا چاہیں تو مبلغ گوجروی

کے یہ ہندوب جلتے بھی اس میں آجائیں اور اسی طرح آئندہ نسل بھی مسلمان شیعہ کی
مناقت و تہذیب سے واقف ہو جائے۔

گوجروی، اعتراضات کا جواب نہیں دے سکا..... اور ہم
اتمامِ محبت کے طور پر ان کی ہر چیز کا جواب عرض کرتے رہے ہیں۔ اور الشارائع
کرتے رہیں گے تاکہ حوام دھوکا نہ کھائیں۔

(عداقت تا سیرغ مذکور)

گزارش ہے کہ جہاں تک جواب کا تعلق ہے تو رضوان کے
رضوان قارئین جانتے ہیں کہ بفضلِ تعالیٰ رضوان کبھی لا جواب نہیں ہوا
اور نہ نیوا۔ پھر گجراتی کی کیا بات ہے ہاتھ گنگن کو آرسی کیا؟
البتہ اگر اس کے متعلق آپ مدیر رضا کاروائی سے استفسار کریں تو
آپ کی مزید تسلی کا موجب ہوگا۔ اکتوبر ۵۵ء میں لٹریچر کے مسئلہ پر بحث
چل پڑی تھی۔ شیعہ اخباروں میں رضا کار۔ احمد شیعہ لاہور۔ نور گراچی نہ صرف
بلکہ الواطی لکھنؤ اور الجواد بنارس گویا پاک و ہند کے متعدد شیعہ اخبار و رسائل
ایک طرف تھے اور رضوان ایک طرف تھا۔ اور بفضلِ تعالیٰ رضوان ان
سب کی تحریرات کا جواب دے رہا تھا۔ اور پھر لاہور میں مرزا احمد علی صاحب
ایک غیر معروف رط کے جید علی کے پردہ میں ٹریکٹ لکھ رہے تھے اور رضوان
انکی بھی مدافعت کر رہا تھا۔ مرزا احمد علی صاحب نے جو دو ٹریکٹ "مدیر رضوان
سے دو باتیں" اور "اصلاح المؤمنین" لکھ کر شائع کیا تو ہم نے ان دونوں
ٹریکٹوں کا جواب "اصلاح المؤمنین" کے نام سے شائع کیا تھا جس کے شائع
تو جانے کے بعد وہ ایسے کھنڈ پڑے کہ اب تک سر نہیں اٹھا سکے۔

”رضوان کا کردار جو جی ہے تحقیقی نہیں۔ نہ کوئی اصول ہے
گوجروی : نہ قاعدہ۔ صرف رسائل کی فروخت مطلوب ہے۔

(مداقت)

گوجروی جی : آپ کے ان جہوں کو پڑھ کر کوئی کیا اندازہ
رضوان کرے گا کہ آپ ہوش میں ہیں یا صماہ بمنزے آپ کو بے
ہوش کر دیا ہے یہ فرمائیے کہ اگر رضوان کا کردار تجارتی ہے اور رسائل
کی فروخت مطلوب ہے۔ تو آخر یہ کسی اصول و قاعدہ کے مطابق ہی ہوتی
اگر آپ کہیں۔ نہیں تو پھر جناب یہ بتائیے کہ رضوان گوجرہ میں ۱۰۰ عدد دیکھے
روضت ہوگی ؟ اور صرف مولانا صوفی غلام حسین صاحب نے مسجد انور گوجرہ
میں ۶۰ عدد صحابہ منبر کیے نکال دیئے۔ کیا یہ بے اصولی کی علامت ہے ؟

”لیجئے جناب : ارباب رضوان کا مقصد شیعہ کے فسادات
گوجروی : نفرت پھیلانا ہے کہ شیعہ صحابہ کرام کو نہیں مانتے۔ مگر دیر
رضوان نہ تعریف کر سکے نہ تقسیم صحابہ بتلا سکے شیعہ سنی کا دیاب صحابہ کس
امر میں اختلاف ہے ؟“

(مداقت)

تو آپ شیعوں کے مبلغ اعظم ہو کر بھی ابھی تک احمی مسمیات
رضوان : بھی نہیں جانتے کہ دربدہ صحابہ شیعہ و سنی : قاف کس بات

میں ہے اور اگر ہم نے صحابہ بمنبر میں بقول آپ کے اس نزاع کی حقیقت جان
نہیں تو آپ کو جواب میں قلم اٹھانے کی ضرورت کیوں پڑی ؟ آپ کا جواب
میں قلم اٹھانا تو اس امر کی بابت بڑی دلیل ہے کہ صحابہ بمنبر سے آپ دربارہ
صحابہ شیعہ و سنی نزاع کو خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہیں اور اب صرف ہمارے وطن
قاہرہ سے لا جواب ہو کر لگی بدلنا چاہتے ہیں

کیا عدالت صحابہ قرآن کی کتاب ہے؟

بہر حال گوجروی جی لکھتے ہیں :

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں۔ لیکن یہ عقیدہ قرآن سے ثابت ہے اور حدیث سے ۔
مہر نقشبند گوجروی ص ۵۷

رہنمائے ان اس موقع پر یہ قابل ذکر ہے کہ مبلغ گوجروی صاحب نے جو اہل کفر و فساد میں رکھنے کے لئے یہ بتایا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک صحابی کس وقت تک ہیں اور یہ بتایا ہے کہ اہل سنت کے ہاں عادل کا مفہوم کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ دونوں باتیں خود ہی گوجروی صاحب بیان کر دیتے تو پھر حرا نہیں انہوں نے اس ضمن میں لکھی ہیں ان کا مفہوم خود بخود واضح ہو جاتا اور پھر آگے چلنے کے لئے ان کا رستہ بند ہو جاتا۔ اس لئے ان دونوں باتوں کو ہم خود ہی بیان کر دیتے ہیں۔ قارئین کرام اور مخلص شیعہ حضرات ہمارے ان کلمات کو غور سے پڑھیں اور انصاف و دیانت سے غور فرمائیں۔

اہل سنت و جماعت
صحابی کی تعریف اور عدالت کا مفہوم : صحابی رسول اس کو

کہتے ہیں جس نے عالم بیداری میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ کی ایمان کے ساتھ زیارت کی ہو اور ایمان پر کیا اس کا فائدہ ہوا چنانچہ تَجِدُ الْعَرْشَ پر ہے حُورِ مَن
سُحُی النَّبِیِّ صَلی اللہ علیہ وسلم مومنینہ و مات علی الاسلام
اس سے واضح ہو گیا۔

- ۱۔ جنہوں نے حضور کی زیارت کی مگر ایمان نہیں لائے۔
- ۲۔ یا ایمان پر ان کا خاتمہ نہیں ہوا۔
- ۳۔ یا جو منافق تھے۔ ظاہری طور پر اسلام کا دعویٰ کرتے تھے مگر باطن میں کافر تھے۔ وہ صحابی نہیں ہیں۔

عَدَالَتِ صَحَابَةِ

ب۔ عدالت سے مراد وہی وصف عدالت مراد ہے جو روایت حدیث میں معتبر ہے۔ یعنی عدالت اس کیفیت راستہ و رخص کا نام ہے جو طرز امت تقویٰ و استعمال مروءہ پر آدمی کو آمادہ رکھے۔ ہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ صحابی رسول عادل ہیں۔ ناسق نہیں۔ فسق کا مطلب یہ ہے کہ وہ گناہوں پر اصرار نہیں کرتے تھے۔ اور اگر بمقتضا و بشریت ان سے کوئی قصور ہو جاتا تھا۔ تو اس پر نادہم ہوتے تھے اور توبہ کر لیتے تھے کیونکہ فسق کے معنی یہ ہیں کہ آدمی گناہ پر جم جائے۔ نادہم نہ ہو اور توبہ نہ کرے چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ شَرِبَ الْأَمَلَّةَ وَظَمَ بَصَرَهُ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ أُولَٰئِكَ جِزَاءُ ذُنُوبِهِمْ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَلَهُمْ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

ترجمہ: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کریں) اور اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ

(نواب ہے۔)

[illegible]

ان کا قول دوسری میں ہے کہ اگر وہ آپ کو نہ دے گی تو
فرہاد نے قویٰ ہر جا سے لالہ لڑائی میں جبر سے اسے لے لیا تو
انہوں نے صنائیں سے شعلہ میں تیرا صورتہ بنادیا تو کہیں ہے
اور عطر بالکل بے محل رہا توں پر تیرا کفن نہ دی توں اور اتنی
آپ سے تیرے جملہ لئے دیئے ہیں اور باقی بچھڑا ہے میرا لعل و گوشت
و یا جائے

ایک حدیث پر اتفاق کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ

اُمَةً وَمَثَلًا لِّتَكُونُوا

مُتَّقِينَ ۝

مطبوعہ ایران مس ۳۳

میں نے اپنے ہر ایک شاگرد کو یہ نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے
میں سے جو کچھ سیکھتا ہے اسے اپنے دوستوں اور
اپنے عزیزوں کو سکھائے۔ اور اگر وہ اسے اپنے
دوستوں اور عزیزوں کو سکھائے تو اسے اللہ تعالیٰ
اپنے لیے ایک اُمۃ اور ایک مثال بنائے گا۔
اور اگر وہ اسے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو
سکھائے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے لیے ایک اُمۃ
اور ایک مثال بنائے گا۔ اور اگر وہ اسے اپنے
دوستوں اور عزیزوں کو سکھائے تو اسے اللہ تعالیٰ
اپنے لیے ایک اُمۃ اور ایک مثال بنائے گا۔
اور اگر وہ اسے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو
سکھائے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے لیے ایک اُمۃ
اور ایک مثال بنائے گا۔ اور اگر وہ اسے اپنے
دوستوں اور عزیزوں کو سکھائے تو اسے اللہ تعالیٰ
اپنے لیے ایک اُمۃ اور ایک مثال بنائے گا۔

میں نے اپنے ہر ایک شاگرد کو یہ نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے
میں سے جو کچھ سیکھتا ہے اسے اپنے دوستوں اور
اپنے عزیزوں کو سکھائے۔ اور اگر وہ اسے اپنے
دوستوں اور عزیزوں کو سکھائے تو اسے اللہ تعالیٰ
اپنے لیے ایک اُمۃ اور ایک مثال بنائے گا۔

ثابت ہو گیا۔

منعوض ہو۔

و ان الله تعالى ذكره جبرامه احرقت به من
 ممدون بالمعروف وتنهون عن منكر ولو منور
 من آيت لحيه امامه معدت اور حق ان مند تو جان دے لیا
 سے مقدم فرمایا کہ جان تو علی قتال پر موی یا مایا فتا لیں مرید معدت
 اور حق عن مند جو حیر تم بکری کی دلیل است امت خود زصل لہ غیر ہر دوح
 من قد ہوں امت میں اپنی پورن شارہ سے مند پدید آئے
 کو اہتماماً لکھا تھا مقدم فرمادیا۔

کے اندر سے ہر کوئی کو اس میں سے لے لیا
 اور اس میں سے لے لیا اور اس میں سے لے لیا
 اور اس میں سے لے لیا اور اس میں سے لے لیا

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

ملاحظہ فرمائیے :

دی تو ہزار روپیہ فدم کا اعلان ہے۔

برادر وادار

آل عمران پک کی یہ آیت لکھی ہے۔

میں نے اسے

جس نے اسے

میں نے اسے

عز و شرف اور عروج : میں نے اسے

جس نے اسے

میں نے اسے

میں نے اسے

میں نے اسے

میں نے اسے

میں نے اسے

حضرت علیؓ فرمود: هر که از این کتاب بخواند...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

...و از آن بگوید: یا علی یا علی...

صاف صاف اعلان ہے کہ :

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا

معائنات فرما دیا

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
 اور اس کے پاس ایک بڑے بڑے
 آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے
 ہاتھوں سے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

خود کو مار رہا تھا۔ میں نے اس کو
 دیکھا تھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

خود کو مار رہا تھا۔ میں نے اس کو
 دیکھا تھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

خود کو مار رہا تھا۔ میں نے اس کو
 دیکھا تھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

خود کو مار رہا تھا۔ میں نے اس کو
 دیکھا تھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

خود کو مار رہا تھا۔ میں نے اس کو
 دیکھا تھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

خود کو مار رہا تھا۔ میں نے اس کو
 دیکھا تھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

خود کو مار رہا تھا۔ میں نے اس کو
 دیکھا تھا کہ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر

اور یہاں پر لکھا ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اس کی ہر چیز
 اچانک ہو جائے گی۔

(۱) یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ آیت ہے جو کہ ہر شخص کو پڑھنی چاہیے۔

یہ جہاد ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنے
 لئے یہ کہے کہ میں نے جہاد کیا ہے اور اس کے لئے
 اپنے مال سے خرچ کیا ہے اور اس کے لئے اپنے
 جان سے قربان کیا ہے۔

یہ جہاد ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنے
 لئے یہ کہے کہ میں نے جہاد کیا ہے اور اس کے لئے
 اپنے مال سے خرچ کیا ہے اور اس کے لئے اپنے
 جان سے قربان کیا ہے۔

جہاد کی حکمت دریافت کرنے والوں کو قسمیں جہاد دیا گیا ہے
 یہاں بعض صحابہ کا جہاد سے ڈرنا اور موت سے ڈرنا
 اور دنیا سے ڈرنا اور دنیا سے ڈرنا اور دنیا سے ڈرنا

اُنس

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا

ضلال میں ہے۔ ظاہر ہے کہ برادرانِ یوسف کا فرض تھے جو اپنے والدِ کرم کو
 دین میں گمراہ قرار دیتے۔ ان کا اس جلد سے مطلب یہ تھا کہ یوسف و بنیامین کے
 حضرت یعقوب بہت محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم یوسف سے زیادہ طاقتور
 اور قابل ہیں۔ تو یہ ہمارے والد کی سوتہ پیری ہے کہ وہ ہم سے زیادہ بوسھٹ
 کو چاہتے ہیں۔ غرضیکہ اس آیت میں ضلال کے معنی دین میں گمراہی کے نہیں بلکہ
 سوتہ پیر کے ہیں تو اس طرح مذکورہ بالا دلائل شریعہ کی بنا پر یہاں بھی ضلال
 کے معنی دین میں گمراہی کے نہیں لئے جائیں گے۔ غرضیکہ لغت عرب میں ایسے
 ضلال دینی گمراہی کے معنی میں آتے ہیں۔ اس طرح دینی احمد میں سوتہ پیری
 کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ فاقہم منہ۔

بجائے واحد و جمع، حضرت لرنے یا ہے حضور کے فشا کو سمجھ کر ہی حسبنا
 کتاب اللہ نہ گمراہوں نے حضور کے حکم کو تو بہر حال رد کر دیا۔

جواب : جب آپ یہ بات مان رہے ہیں کہ حضرت عمر حضور کے
 حکم کی نوعیت کو سمجھ گئے تھے تو اسی سورت میں اس کو رد حکم کیے قرار دیا جا
 سکتا ہے اگر اس قسم کے امور کو بھی رد حکم قرار دیا جائے گا۔ تو پھر تو حضرت
 علی پر بھی حکم رسول کو رد کرنے کا الزام تمام ہو سکتا ہے۔

۱۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام ایک رات حضرت علی کے گھر
 شریف لے گئے۔ ان کو خواب گاہ سے اٹھایا اور نماز تہجد کی پابندی
 کی تاکید فرمائی۔ اس پر حضرت علی نے کہا **وَاللّٰهُ لَا تَصَلُّیْ اِلَّا مَکَا**
کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔ خدا کی قسم ہم ہرگز نماز ادا نہیں کریں گے مگر
 جو کچھ اللہ نے ہم پر فرض کیا ہے۔ **وَ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰهِ** اور
 ہمارے دل خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر نماز تہجد کی توفیق دیتا تو پڑھتے۔ جب

حضور نے حضرت علی کا یہ جواب سنا تو حضور ران پر ہاتھ مارتے ہوئے
کے مکان سے واپس لوٹے فرماتے تھے۔ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْعٍ
حَبْدًا لَّيًّا۔ کہ انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔

دیکھیے حضور علیہ السلام نے نماز تہجد کی تاکید فرمائی۔ اور حضرت علی نے
کیا جواب دیا۔ اسی کو اگر کوئی خارج لے اڑے تو بات مابین گناہنا کر حضرت
علی پر بے شمار سنگین الزام قائم کر سکتا ہے۔ بخیرہ تو بخاری کی حدیث
سے اب شیعوں کی روایت سنئے۔ جو محمد بن بابویر نے امامی میں اور وہابی نے
ارشاد القلوب میں روایت کی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے حضرت انسؓ
کو سات درہم دیے۔ اور فرمایا کہ علی کو حکم دینا کہ اس رقم سے اپنے اہل کے
لئے غلہ خریدے۔ کیونکہ ان پر بھوک غالب ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے وہ
درہم علی کو دیئے اور فرمایا رسول خدا نے حکم دیا ہے۔ کہ اس رقم سے ہمارے
لئے غلہ خریدو۔ حضرت علی وہ درہم لے کر باہر نکلے راستہ میں ایک شخص
کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کون ہے جو کچھ وعدہ پر قرض دے۔ حضرت علیؓ وہاں
نے وہ درہم قرض دے دیے۔ اس قسم کے متعدد واقعات شیعوں کی
ذولوں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن پر اگر حق پوشی کر کے تبصرو کیا جائے۔
تو جناب علی مرتضیٰ پر متعدد سنگین الزامات قائم ہو جائیں۔ اسی واقعہ کو
لیجئے کہ حضور اکرمؐ نے تو وہ درہم حضرت فاطمہؓ و حسینؓ کی یمن پر خرچ کرنے
کے لئے دیئے تھے۔ مگر جناب علیؓ نے حضور کے حکم کی پرواہ نہ کی۔ اپنے
عیال کی حق تلفی کی۔ بال غیر میں تصرف کیا اور فاطمہ الزہراءؓ و حسینؓ کو یمن
کو جھوکا۔ کہ حضور کو رنج پہنچایا۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ غلوں اور ایثار کے
ماتحت تھا۔ اور حضرت علیؓ جانتے تھے کہ میرے اس ایثار کو صرف فاطمہؓ

بلکہ حضور اکرم بھی پسند فرمائیں گے۔ اس لئے ان کے حق میں ان کا یہ عمل
وجہ طعن نہ بنا۔ اور نہ کسی نے ان کے اس عمل کو رد حکم رسول قرار دیا تو اسی طرح
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضور کے حکم کو رد نہیں کیا۔ بلکہ
حضور سے انتہائی محبت و الفت کا مظاہرہ کیا۔ اور جب تکلیف کی حالت میں
حضور نے تحریر لکھوائی چاہی تو جناب فاروق اعظم نے حضور کی تکلیف کا خیال کر
کے سامن میں کو خطاب کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ حضور اس وقت تکلیف میں نہیں
لہذا اسی حالت میں آپ کو تحریر کی تکلیف کیوں دی جائے۔ غور کیجئے یہ رد حکم
یا حضور امت مسلمہ کی ذات مقدس کو آرام پہنچانا ہے۔ چنانچہ ایک دوسرے کے
سامنے امد مصلحت کو پیش کرنا یا مشورہ دینا صحابہ کرام اور حضور علیہ السلام کے خیال
جمیشہ سے ایک معمول بہ طریقہ ہے۔ پس اس واقعہ میں جناب عمرؓ پر رد حکم
کا الزام رکھنا انتہائی کچھ فنی پڑتی ہے۔

پندرہ روزہ رمضان

المسند و جماعت کا مذہبی ترجمان جو ایک عمر سے باجدی وقت کے ساتھ
جاری ہے۔ دینی مذہبی معلومات کے لئے اس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری
ہے۔ تفسیر القرآن جو اہل ہمارے بخار و گل سوال و جواب ترجمہ احادیث بخاری
کی شرح اور دیگر مذہبی اسلامی روحانی تاریخی مضامین اس کے مستقل عنوان ہیں۔
چندہ سالہ جلد روئے۔ ششماہی تین روپے آٹھ آنے۔
چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر اس نام جاری کر لیجئے۔ یا وی پی کے لئے

پتہ: دفتر سالہ رمضان
اندرون دہلی دروازہ لاہور

اس کتاب پر مشہور شیعہ مبلغ مولوی یحییٰ گوجرادی و حضرت
مکالمہ رضوی و گوجرادی | علامہ سید محمد احمد رضوی مدظلہ العالی رضوان کے درمیان ایان

صحابہ و عدالت صحابہ کے عنوان پر دلچسپ تحریری مباحثہ کی روکد اور درج ہے۔ حضرت
مدیر اعلیٰ نے ان تمام آیتوں کا صحیح مفہوم پیش کیا ہے جنہیں مولوی گوجرادی نے صحابہ
کے خلاف پیش کیا تھا۔ اور حضرات شیعہ کی معتبر مذہبی کتب کے حوالوں سے
گوجرادی اعتراضات و الزامات کے نذران شکن جواب دیئے ہیں۔

قیمت : ۸۰ - آنے

اس کتاب پر بیعت رضوان کے عنوان پر
شیعہ دار التبلیغ گزیرہ کے رکن مولوی خادم حسین اور
حضرت علامہ سید محمد احمد رضوی کے درمیان تحریری مناظرہ کی روکد اور

درج ہے۔ مدیر رضوان نے آیت لَقَدْ رَضَى اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ رَبَّاهُمْ
بِحُث کرتے ہوئے صحابہ کرام اور خصوصاً اصحاب ثلاثہ کا مومن و مخلص مسلمان
اور اللہ تعالیٰ نے ان سے راضی ہونا ثابت کیا ہے۔ اور خادم صاحب کے
اعتراضات کا مسکت دیا ہے۔ نیز خادم صاحب نے خیبر و حنین و خندق
وغیرہ عز وابت میں صحابہ کرام کے فرار ہونے اور عہد توڑنے کے جود اٹھا
پیش کئے ہیں۔ ان کا مکمل جواب شیعوں کی معتبر مذہبی کتب کے حوالوں
سے دیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا ہے۔ کہ صحابہ کرام اور خصوصاً اصحاب
ثلاثہ کسی بھی عذر و ہ میں نہیں جھگے۔ اور ہر معرکہ میں ثابت قدم رہے۔ قابل
مطالعہ کتاب ہے۔

قیمت : ۸۰ - آنے

مکتبہ کاپیتھون
کے عنوان اندون دہلی و راولپنڈی